سوال

(57) دعائے قنوت، رکوع سے پہلے یا بعد؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دُعائے قنوت وتر میں رکوع سے پہلے مانگی چاہیئے یا بعد میں۔ بخاری شریف میں سیدنا انس سے مروی ہے کہ رکوع کے بعد قونت کرنا غلط ہے کیا یہ درست ہے قرآن وسنت کی رو سے صحیح مسئلہ کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل سے وتر میں دُعا قنوت رکوع سے قبل ثابت ہے اور اکثر روایات رکوع سے قبل ہی قنوت وتر پر دلالت رکتی ہیں۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

((أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع))

۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تین) وتر ادا کرتے تو دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔ (سنن ابن ماجہ (۱۱۸۶) ۱/۳۷۴، نسائی ۳/۲۳۵، دار قطنی ۲/۱۳)
یہ روایت بطریق سفیان از زبید الیامی مروی ہے اس کے علاوہ دار قطنی ۳/۳۱اور بیہقی ۳/۴۰ میں بطریق فطر بن خلیفہ از زبیری مروی ہے ان دنوں نے بھی زبید سے یہ روایت بیان کرتے ہوئے دعائے قنوت قبل از رکوع ہی بیان کیا ہے۔
۲) سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

((علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن أقول إذا فرغت من قراءة فی الوتر اَللھم اھدنی۔)) (الحدیث)

''یعنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات وتر میں قرأت سے فارغ ہونے کے بعد پڑھنے کیلیئے سکھائے'' (کتاب التوحید لابن مندہ ۲/۹۱، ارواء الغلیل ۲/۱۶۸)
یہ روایت اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل واضح ہے کہ وتر میں دعائے قنوت قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے کرنی چاہیئے۔
۳) علقمہ سے روایت ہے :

((أن ابن مسعود وأصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع))

''کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وتر میں رکوع سے قبل قنوت پڑھا کرتے تھے''۔

علامہ ابن ترکمانی نے الجوہر النقی میں اور علامہ البانی حفظہ اللہ نے ارواء الغلیل میں اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے لہٰذا صحابہ کے عمل سے بھی وتر میں قنوت رکوع سے قبل ہی ثابت ہوئی۔ امام ابن ابی شیبہ آثار صحابہ کے بعد فرماتے ہیں ھذا القول عندنا ہمارا قول یہی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۰۶)

۴) عاصم کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا رکوع سے پہلے ہے پھر میں نے کہا فلاں شخص آپ کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ رکوع کے بعد ہے تو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ غلط کہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک ماہ قنوت کیا۔ یہ اس وقت ہوا جب آپ نے ۷۰ قراء صحابہ کو مشرکوں کی ایک قوم (بنی عامر) کی طرف تعلیم کیلئے بھیجا تھا ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان وعدہ تھا (انہوں نے وعدہ شکنی کرتے ہوئے ان قراء کو شہید کر ڈالا) تو آپ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت کیا اور ان پر بد دعا فرمائی۔

(بخاری ۱/۱۹۷، ص ۱۹۷ مطبوعہ مکتبہ دارالسلام)

اس روایت سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جو دُعا ہنگامی حالات میں مسلمانوں کی خیر خواہی، کفار و مشرکین اور دشمنان اسلام کیلئے بد دعا کے طور پر کی جاتی ہے وہ رکوع کے بعد ہے جسے قنوت نازلہ کہا جاتا ہے اور جو دعا رکوع سے قبل مانگی جاتی ہے وہ قنوت وتر ہے اور قنوت وتر میں ہاتھوں کا اٹھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صحیح حدیث میں ثابت نہیں۔ رکوع سے قبل قرأت سے فارغ ہونے کے بعد اسی طرح بغیر ہاتھ اٹھائے دعا مانگنی چاہئے جو لوگ قنوت وتر میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں ہو اسے قنوت نازلہ پر قیاس کرتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ